کے بعد لوگ گمراہ و ہلاک ہوئے سوائے سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ کے پھر اُن کے ہمنوا ابوساسان، عمارؓ، شتیرہ اور ابوعمرہ ہوگئے اور یہ سات اشخاص ہیں۔

کتاب اختصاص میں بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلمانؓ اگر تمہارے علم کا اظہار مقدادؓ پر کیا جائے تو وُہ کافر ہوجائیں اور مقدادؓ سے فرمایا کہ اگر تمہارے صبر کو سلمانؓ پر پیش کیا جائے تو وُہ کافر ہوجائیں۔[1]

جناب سلمانؓ فارسی سے روایت ہے کہ مَیں ایک روز جناب رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد گھر سے نکلا تو راستہ میں امیرالمومنین سے ملاقات ہوئی حضرتؑ نے فرمایا کہ جاؤ جناب فاطمہؑ کے پاس اُن کے لیئے بہشت سے کچھ تحفہ آیا ہے وُہ تم کو بھی اُس میں سے عطا کرنا چاہتی ہیں۔ یہ سُنکر میں اُن مخدومہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شاہزادیؑ نے فرمایا کل میں اسی مقام پر بیٹھی ہوئی تھی دروازہ بند تھا میں غمگین و محزون تھی۔ اور سوچ رہی تھی کہ ہم وحی الٰہی سے محروم ہوگئے اور ہمارے گھر فرشتوں کی آمد و رفت بند ہوگئی ناگاہ دروازہ کھُلا اور تین۳ لڑکیاں اندر داخل ہوئیں کہ اُن سے زیادہ حسین وجمیل اور نازک و رعنائی میں بہتر اور خوشبودار کبھی کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ ان کو دیکھا تو میں اُٹھ کھڑی ہوئی اور پُوچھا کہ تم اہلِ مکّہ سے ہو یا مدینہ کی رہنے والی ہو وُہ بولیں اے بنتِ رسُولؐ ہم اہلِ زمین سے نہیں ہیں ہم کو پروردگارِ عالم نے بہشت جاوید سے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے ہم آپ کی زیارت کے بے حد مشتاق تھے۔ اُن میں سب سے بڑی جو مجھے معلوم ہوئی میں نے اُس سے پُوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے اُس نے کہا مقدودہ۔ میں نے پُوچھا کہ کس سبب سے یہ نام رکھا گیا اُس نے کہا اس لیئے کہ مقدادؓ بن اسود کے لیئے خلق کی گئی ہوں۔ پھر میں نے دُوسری لڑکی سے نام پُوچھا اُس نے کہا میرا نام ذرّہ ہے۔ میں نے سبب پُوچھا تو کہا میرا یہ نام اس لیئے ہے کہ میں ابوذر غفاریؓ کے لیئے پیدا کی گئی ہوں۔ تیسری سے نام پُوچھا تو اُس نے کہا سلمٰی۔ میں نے وجہ پُوچھی تو اُس نے کہا میرا یہ نام اس سبب سے ہے کہ میں سلمان فارسیؓ کے لیئے خلق کی گئی ہوں۔ جناب سیدہؑ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد اُن لڑکیوں نے میرے لیئے چند رطب نکالے جو بڑی نان کے برابر تھے برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار۔ سلمانؓ کہتے ہیں کہ جناب سیدہؑ نے ایک رطب اُن میں سے مجھے عطا فرمایا اور فرمایا کہ آج رات اس رطب سے افطار کرنا اور اُس کا بیج کل مجھے لاکر دینا۔ میں نے وُہ رطب لے لیا اور واپس چلا۔ اصحابِ رسُولؐ کی جس جماعت کی طرف سے گزرتا تھا وُہ لوگ پُوچھتے تھے کہ اے سلمانؓ کیا مُشک لیئے ہوئے ہو؟ میں کہتا تھا ہاں۔ غرض افطار کے وقت میں نے اُس کو کھایا اُس میں ایک بیج بھی نہ تھا۔ دُوسرے روز جناب فاطمہ علیہا السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اُس میں بیج نہیں تھا۔ فرمایا کہ اُس میں بیج کیسے ہوتا کیونکہ وُہ رطب اُس درخت کا تھا جس کو خداوندِ عالم نے بہشت میں پیدا کیا ہے اُس دُعا کے سبب سے جو میرے پدر بزرگوار نے مجھے تعلیم فرمائی ہے اور اُسے ہر صبح وشام پڑھا کرتی ہوں۔ سلمانؓ نے عرض کی کہ وُہ دُعا مجھے بھی تعلیم فرمایئے۔ فرمایا

[1] ان احادیث سے اُن بزرگوں کے علم وصبر کی زیادتی کا اظہار معلوم ہوتا ہے لہٰذا کوئی شبہ نہ کرنا چاہیئے جو موجبِ گناہ ہو۔ ۱۲ (مترجم)

اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا میں جب تک زندہ ہو تم کو کبھی بخار نہ آئے تو اس دُعا کو ہمیشہ پڑھا کرو۔ وُہ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ فِيْ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رِقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰى نَبِيٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَ بِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَعَلَى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ۝ سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے اہلِ مکّہ و مدینہ کے ہزار آدمیوں سے زیادہ کو یہ دُعا تعلیم کی جو بخار میں مبتلا تھے اور سب کو شفا حاصل ہوئی۔

انسٹھواں باب ۵۹

جناب سلمانؓ فارسی کے اخلاق وخصائلِ پسندیدہ، فضائل اور تمام حالات

ابن بابویہ نے بسندِ معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اُن حضرتؑ سے جناب سلمان فارسیؓ کے اسلام کے بارے میں سوال کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ ایک روز جناب امیرؑ اور ابوذرؓ اور قریش کی ایک جماعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ اقدس کے پاس جمع تھے۔ امیرالمومنین نے جناب سلمانؓ سے دریافت فرمایا کہ اے اباعبداللہ کیا تم مجھے اپنے ابتدائی حالات سے آگاہ نہ کروگے کہ تم اسلام کیونکر لائے؟ سلمانؓ نے کہا خدا کی قسم اگر کوئی دُوسرا شخص پُوچھتا تو میں ہرگز نہ بتاتا۔ مگر آپ کی اطاعت لازم ہے۔ میں شیراز کے رہنے والوں میں کسانوں کی اولاد سے ہوں اور اُن کا سردار تھا۔ میرے باپ ماں مجھ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ عید کے دن میں اپنے والد کے ساتھ عیدگاہ گیا اور عبادت خانہ میں پہنچا۔ میں نے سُنا کہ وہاں کوئی بلند آواز سے کہتا ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا حَبِيْبُ اللّٰهِ۔ جب میں نے یہ آواز سُنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میرے گوشت اور خون میں سرایت کرگئی اور حضورؐ کے عشق کے سبب مجھ پر کھانا پانی حرام ہوگیا۔ میری ماں نے کہا آج تم نے آفتاب کو سجدہ کیوں نہیں کیا اور پرستش کیوں نہ کی۔ میں نے انکار کیا اور اس قدر انکار پر اڑ گیا کہ وُہ خاموش ہوگئیں۔ وہاں سے گھر واپس آیا تو چھت میں ایک خط لٹکا ہوا دیکھا میں نے ماں سے پُوچھا کہ یہ خط کیسا ہے۔ وُہ بولیں کہ میں عیدگاہ سے آکر اسی طرح اس کو لٹکا ہوا دیکھ رہی ہوں اس کے قریب مت جانا ورنہ تمہارے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمعُ الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سیّد المفسّرین ادیبِ اعظم

مولانا سیّد ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مُصنّف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعاگو

احقرالزمن سید ظفر حسن نقوی

مترجم کتاب ہذا

ناشر ۔۔۔۔۔۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع ۔۔۔۔۔۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت ۔۔۔۔۔۔ سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔۔۔۔۔۔ دسمبر ۲۰۰۲ء بار سوم

ہدیہ ۔۔۔۔۔۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

پر نازل ہوا تھا میں بشارت دیتا ہوں کہ تم نبی ہو جن کی بشارت موسیٰ اور عیسیٰ نے دی تھی تم نبی مرسل ہو تم کو جہاد کا حکم دیا جائے گا۔ ایک روز جبریل اس وقت نازل ہوئے جبکہ آنحضرتؐ علی و جعفر کے درمیان آرام فرما رہے تھے۔ جبریل آپ کے سرہانے تھے اور میکائیل پائینتی جب آپ بیدار ہوئے تو جبریل نے خدا کا پیغام آپ کو پہنچایا آپ نے پوچھا تم کون ہو کہا میں جبریل ہوں اس کے بعد جدھر جاتے تھے ہر درخت اور پتھر آپ کو سلام کرتا تھا اور تہنیت دیتا تھا اس کے بعد جب کبھی جبریل آتے تھے بغیر اذن داخل نہ ہوتے تھے۔

ایک روز جبریل آئے اور پہاڑ کے ایک پتھر کے اوپر نظر کی اس سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جبریل نے اس سے وضو کیا اور رسول نے بھی کیا پھر نماز ظہر پڑھی یہ پہلی نماز ظہر تھی جو رسول نے ادا کی۔ امیر المومنینؑ نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی جب گھر میں آئے تو جناب خدیجہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جبریل نے ایک ریشم کا ٹکڑا نکالا اور کہا پڑھو اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ (سورہ العلق ۱/۹۶) حضرت نے پڑھا۔ پھر جبریل و میکائیل کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آنے لگے وہ ایک کرسی لائے اس پر آپ کو بٹھایا اور سر پر تاج رکھا اور کہا اللہ کی حمد کرو۔ جب آپ گھر کی طرف چلے تو ہر شئے آپ کو سجدہ کرتی تھی اور سلام کی آواز آتی تھی۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو سب گھر منوّر ہو گیا جناب خدیجہ نے پوچھا یہ کیسا نور ہے فرمایا یہ نور نبوت ہے کہو لا إله إلا الله محمد رسول الله جناب خدیجہ نے یہ کہا اور اسلام لے آئیں۔ حضرت نے فرمایا میں سردی محسوس کرتا ہوں انہوں نے لحاف اڑھا دیا آواز آئی یاأیها المدثر، حضرت اٹھے اور اپنے کانوں میں انگلی دے کر کہا الله أكبر الله أكبر جس نے سنا اس نے بھی یہی کہا۔

فصل ششم

دعوت ذوالعشیرہ

جب آیہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (سورہ الشعراء ۲۶/۲۱۴) نازل ہوئی تو حضرت کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے قریش کو پکارا وہ جمع ہوئے اور پوچھا کیا معاملہ ہے فرمایا اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے دشمن آ رہا ہے تو تم اس کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ہم آپ کو صادق جانتے ہیں فرمایا میں تم کو خدا کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں ابولہب نے کہا تیرا برا ہو۔ اس بات کے لیے ہم سب کو بلایا تھا۔ اس پر سورۂ تبّت نازل ہوئی۔

قتادہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول

بہ روایت زید بن ارقم۔ انس بن مالک۔ ام سلمہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کا گزر ایک ہرنی کی طرف سے ہوا جس کو ایک یہودی نے خیمے کی رسی سے باندھ رکھا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں دو بچوں کی ماں ہوں جو بھوکے ہیں اور میرے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہے پس آپ مجھے کھول دیجئے میں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ حضرت نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تو واپس نہ آئے۔ اس نے کہا خدا میرے اوپر عذاب نازل کرے اگر میں نہ لوٹوں۔ حضرت نے اس کی رسی کھول دی وہ چلی گئی اور اپنے بچوں سے یہ حال بیان کیا انہوں نے کہا ہم دودھ نہ پئیں گے درانحالیکہ تیرے ضامن رسول اللہ تیری وجہ سے پریشانی میں ہیں پس وہ اپنے بچوں کو لے کر حاضر ہوگئی اور حضرت کے قدموں پر گر پڑی اور دونوں بچے اپنے سر حضرت کے قدموں پر ملنے لگے یہودی رونے لگا اور اسلام لے آیا اور کہا میں نے رہا کیا اور وہاں ایک مسجد بنادی حضرت نے اس کے گلے میں ایک پٹہ ڈال دیا اور فرمایا تمہارا گوشت شکاریوں کے لیے حرام ہے۔ زید سے مروی ہے کہ میں نے اس ہرنی کو دیکھا کہ جنگل میں تسبیح الٰہی کرتی تھی اور کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

جابر انصاری اور عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ اہیب بن سماع کے باغ میں ایک سرکش اونٹ تھا جو کوئی باغ میں داخل ہونا چاہتا وہ اس پر حملہ کرتا پس حضرت باغ میں داخل ہوئے اور اسے بلایا وہ آیا اور اپنا ہونٹ زمین پر رکھا اور حضرت کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اس کی نکیل ڈالدی اور اپنے اصحاب کے حوالے کیا انہوں نے کہا بہائم تو آپ کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور انسان انکار کر رہے ہیں فرمایا ہر شے میری نبوت کی عارف ہے سوائے ابوجہل اور قریش کے انہوں نے کہا ہم آپ کو سجدہ کرنے کے زیادہ لائق ہیں فرمایا میں تو مرنے والا ہوں۔ تم اس ذات کو سجدہ کرو جو حی لایموت ہے پھر ایک اور اونٹ آپ کے پاس آیا اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دی۔ حضرت نے فرمایا یہ چارہ کی کمی اور گرانی بار کی شکایت کر رہا ہے جابر تم اس کے ساتھ جا کر اس کے مالک کو لے آؤ انہوں نے کہا میں اس کے مالک کو نہیں جانتا فرمایا یہ خود تمہیں بتادے گا۔ جابر گئے اور اسے لے آئے۔ حضرت نے فرمایا تیرے اونٹ نے شکایت کی ہے اس نے کہا اس نے نافرمانی کی ہے یہ اس کی سزا ہے۔ حضرت نے اونٹ سے فرمایا اپنے مالک کے ساتھ جا وہ سرتسلیم کرکے ان کے ساتھ ہولیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اسے بلحاظ آپ کی حرمت کے آزاد کر دیا۔ اس کے بعد وہ بازاروں میں پھرتا رہا اور لوگ کہتے تھے یہ آزاد کردہ رسولؐ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ ایک روز بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ فریاد کرتا آیا۔ حضرت نے اصحاب سے فرمایا یہ کہتا ہے میں قبیلہ خزرج کا ہوں وہ مجھ سے کام لیتے رہے اب کہ میں بڈھا اور ضعیف ہوگیا ہوں تو وہ مجھے نحر کرنا چاہتے ہیں۔ حضورؐ نے اسے ٹھہرا لیا جب لوگ اسے لینے آئے تو حضرت نے اونٹ کی شکایت بیان کی انہوں نے کہا پھر جو حکم حضورؐ کا ہو۔ فرمایا اسے چھوڑ دو تاکہ یہ جہاں چاہے چرے۔ یہ سن کر وہ اونٹ حضرت کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ اصحاب نے کہا یہ چوپایہ تو سجدہ کرے تو ہم کیوں نہ کریں۔ فرمایا سجدہ خدا کے سوا کسی کے لیے ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس کے حق عظیم کے لحاظ سے۔

امیرالمومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک اعرابی دوسرے اعرابی کو پکڑے ہوئے لایا کہ اس نے میرا اونٹ چرا لیا ہے اور اس کو

ہنکائے لیے جاتا ہے اور میرے پاس گواہ ہیں اونٹ نے کہا یہ شخص بری ہے اور گواہ جھوٹے ہیں مجھے فلاں یہودی نے چرایا تھا۔

عروہ ابن زبیر سے مروی ہے کہ فتح خیبر میں حضرت کے حصہ میں چار ازواج بھاری اور چار ہلکی اور دس اوقیہ سونا اور چاندی اور ایک گدھا آیا۔ جب اس پر سوار ہوئے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں اس نسل سے ہوں جن میں سے ستر گدھے مرکب انبیاء تھے ہیں اب ہماری نسل منقطع ہو گئی میرے سوا کوئی باقی نہیں اور آپ کے سوا کوئی نبی باقی نہیں رہا بشارت دی ہے آپ کی زکریا نبی نے۔ حضرت نے اسے اس کے مالک کے پاس بھیجا اس نے سر سے دروازہ کھٹکھٹایا جب اس کا مالک گھر سے نکلا تو اس نے حضرت کے سامنے لا کر اشارہ کیا کہ دعوت رسولؐ قبول کر مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے انتقال فرمایا تو اس نے اپنے کو ہلاک کر لیا اور اس کی قبر بنائی گئی۔

آنحضرتؐ نے یوم عرفہ خطبہ پڑھا اور لوگوں کو صدقہ کی طرف توجہ دلائی۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ فقرا کے لیے حاضر ہے آنحضرتؐ نے اونٹ کو دیکھا اور فرمایا اسے میرے لیے خرید لو ایک رات وہ حجرۂ بنی عباس کے پاس آیا اور سلام کیا حضرت نے فرمایا۔ بارك الله فيك اس نے کہا میرا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز میں جنگل میں چر رہا تھا درندے میری طرف آئے اور آپس میں کہنے لگے۔ یہ محمدؐ کا ناقہ ہے حضرت نے اس کے مالک کا نام پوچھا اس نے کہا عضبا پس حضرت نے اس کا وہی نام رکھ دیا۔

حضرت عمر سے مروی ہے کہ حضرت کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے حضرت سے پوچھا آپ کے بعد میں کس کے پاس جاؤں۔ فرمایا میری بیٹی فاطمہؑ کے پاس جو سوار ہوگی تجھ پر دنیا و آخرت میں۔ جب حضرت نے وفات پائی تو وہ ایک رات ان کے پاس آیا اور کہا السلام عليك يابنت رسول الله میرا دنیا چھوڑنے کا وقت قریب آگیا رسول اللہ کے بعد نہ مجھے کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا آنحضرتؐ کی وفات کے تین روز بعد وہ مر گیا۔

سفینہ غلام رسول سے مروی ہے کہ میں کشتی میں سفر کر رہا تھا ناگاہ کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختہ پر بیٹھ گیا اس نے مجھے ایک جنگل میں لا ڈالا جہاں شیر رہتا تھا میں نے اس سے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں اس نے اپنا سر جھکایا اور مجھے اشارہ کیا اپنی پشت پر سوار کرنے کا اور پھر وہ مجھے بٹھا کر ایک راستہ پر لے آیا۔

ابوذر سے مروی ہے کہ میں بطن مر میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا ایک بھیڑیا آیا اور بکری لے گیا میں نے غل مچایا اور بکری چھین لی اس نے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا کہ میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہو گیا۔ میں نے کہا اس سے زیادہ عجیب بات نہیں اس نے کہا اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ رسول اللہ حرمین کے درمیان نخلات میں لوگوں کو ماضی اور مستقبل کے درمیان بتا رہے ہیں۔ اور تم اپنی بکری کا پیچھا کر رہے ہو میں نے کہا میرا قائم مقام کون ہے کہ میری جگہ بکری کو پکڑ لے اور میں وہاں جاؤں اور حضرت پر ایمان لاؤں بھیڑیئے نے کہا میں حفاظت کروں گا پس میں مکہ آیا میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ لوگوں کے حلقہ میں ہیں اور وہ آپ کو برا بھلا کہہ رہے ہیں ناگاہ ابوطالب آگئے ان کو دیکھ کر لوگوں نے کہا چپ رہو اس کا چچا آگیا میں ابوطالب کے پاس گیا مجھ سے انہوں نے کہا تم کیسے آئے۔ میں نے کہا میں ان نبی سے ملنا چاہتا ہوں جو تم لوگوں میں مبعوث ہوئے ہیں پوچھا کس لیے میں نے کہا میں ان پر ایمان لاؤں گا اور ان کی تصدیق کروں گا اور ان کے حکم کی اطاعت کروں گا پس علیؑ مجھے اس گھر میں لے گئے جہاں رسولؐ تھے حضرت نے فرمایا تم

کیسے آئے میں نے کہا آپ پر ایمان لانے اور تصدیق کرنے کے لیے فرمایا کہو اشہد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله میں نے یہ کلمات زبان پر جاری کیے حضرت نے فرمایا اب تم اپنے شہر کو جاؤ بھائی تمہارا مر گیا ہے اس کا مال اپنے قبضے میں کرو اور وہیں رہو جب تک اعلان رسالت کا حکم ہو اللہ دنیا و آخرت میں تمہاری مدد کرے گا جب میں وطن گیا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوذر نے کہا میری کچھ بکریاں ہیں اور آپ کا چھوڑنا مجھ پر شاق ہے فرمایا تم ان کی حفاظت کرو سات روز ابوذر پھر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی جبکہ میں نماز میں مشغول تھا بھیڑیا ایک بکری کے بچے کو اٹھا کر لے گیا ایک شیر نکلا اور اس بھیڑیئے کے دو ٹکڑے کر دیئے اور بچہ کو اس سے چھڑا لیا اور مجھے ندا دی اے ابوذر اپنی نماز میں مشغول رہو اللہ نے مجھے تمہاری بکریوں کی حفاظت کے لیے معین کر دیا ہے جب تک تم نماز پڑھو۔ جب میں فارغ ہوا تو اس نے کہا محمد کے پاس جاؤ اور اس کی خبر دو۔

تفسیر امام حسن عسکری میں ہے کہ دو بھیڑیئے ایک جنگل میں تھے جب کوئی چرواہا آتا تو اس کو سلام کی ترغیب دیتے پس ایک روز حضرت کے پاس ایک چرواہا آیا اور ان بھیڑیوں کی بات بیان کی پس حضرت ایک گروہ کے ساتھ وہاں آئے اور ان سے کہا تم مجھے بیچ میں لے لو تاکہ بھیڑیا مجھے دیکھے نہیں پھر چرواہے سے کہا تم کہو محمد بلاتے ہیں دونوں بھیڑیئے تلاش کرتے آئے اور مجمع کے بیچ میں داخل ہو گئے اور آنحضرتؐ کے پاس آکر کہا السلام عليك يا رسول رب العالمين وسيد الخلق أجمعين اور دونوں نے اپنے رخسارے خاک پر رکھ دیئے اور حضرت کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرنے لگے پھر حضرت نے فرمایا اب علی کو حلقہ میں لے لو اور آپ نے فرمایا اے بھیڑیو علی کو بتاؤ وہ لوگوں کے چہرے اور قدم دیکھتے حضرت علی کے پاس پہنچے اور خاک پر لوٹنے لگے اور اپنا منہ علیؑ کے قدموں پر رکھ کر کہنے لگے السلام عليك يا حليف الندى ومعدن النهى ومحل الحجى وعالماً بما في الصحف الاولى ووصي المصطفى۔ اس چرواہے کا نام عیر الطائیؓ تھا وہ فخریہ کہا کرتا تھا میں وہ ہوں کہ بھیڑیئے نے کلام کیا۔

مشرکین کی ایک عورت حضرت کی طرف سے گزری جس کو حضرت سے سخت عداوت تھی اس کی گود میں دو ماہ کا بچہ تھا اس نے کہا السلام عليك يا رسول الله محمد بن عبد الله۔ ماں کو بچہ کا یہ کلام بُرا ہوا حضرت نے بچے سے کہا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں رسولؐ ہوں اس نے کہا مجھے رب العالمین اور روح الامین نے بتایا ہے پوچھا روح الامین کون ہے جبریل امین اور وہ آپ کے پاس کھڑے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ حضرت نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا عبدالعزیٰ مگر میں اس عزیٰ سے بیزار ہوں پھر ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

شمر بن عطیہ حضرت کے پاس ایک لڑکے کو لایا جو گونگا تھا۔ حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ أنت رسول الله

عمرو بن المنتشر نے حضرت سے درخواست کی کہ ایک سانپ کے دفع کرنے کے لیے آپ وہاں تشریف لائیے، اژدہا اونٹ کی طرح بلبلاتا ہے اور بیل کی طرح ڈکارتا، حضرت کو دیکھتے ہی کھڑا ہوا اور سلام کیا اور چلا گیا۔

سید البشر و اکرم ربیعہ و مضر محمد ن المصطفٰی والرسول المجتبیٰ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اس نے دروازہ کھولا چونکہ اندھی تھی لہذا ایک آہ سرد بھر کر کہنے لگی کاش میری آنکھیں ہوتیں تو خدا کے رسولؐ کی زیارت کرتی آپ نے اپنا ہاتھ اس کی آنکھوں پر پھیرا وہ بینا ہوگئی۔ یہ پہلا معجزہ تھا جو مدینہ میں حضرت سے ظاہر ہوا۔

محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے کہ کثیر بن عامر البطح سے سوار ہوکر چلا اور اس کے پیچھے ستر اونٹ ریشمی کپڑوں سے لدے ہوئے تھے اور ہر اونٹ پر ایک حبشی غلام بیٹھا ہوا تھا وہ مکہ میں حضرت کو تلاش کر رہا تھا تاکہ اپنے باپ کی وصیت کے مطابق حضرت کی خدمت میں پیش کردے ابوالبختری نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا اور کہا وہ یہی ہیں جب وہ قریب پہنچا تو کہا تم وہ نہیں ہو۔ الغرض وہ تلاش کرتا حضورؐ تک پہنچا اور آپ کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو ناجی بن منذر نہیں ہے اس نے کہا یا رسولؐ اللہ میں وہی ہوں فرمایا وہ ستر اونٹ کہاں ہیں جن پر سونا چاندی موتی جواہرات اور کپڑا بار ہے اس نے کہا یا رسولؐ اللہ سب موجود ہے فرمایا میرے سپرد کر میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ اس نے وہ چیزیں حضرت کے سپرد کردیں ابوجہل نے کہا اے آل غالب اگر تم نے اس معاملہ میں انصاف نہ کیا تو میں اپنے سینے میں تلوار بھونک لوں گا۔ یہ سب مال کعبہ کا ہے وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی تلوار نیام سے نکال لی اور مکہ کے اطراف میں پروپیگنڈہ کیا ستر ہزار جنگجو اس کے ساتھ ہوگئے۔ ابوطالب نے بھی بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو جمع کیا اور ان سے پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے۔ ابوجہل نے کہا آپ کے بھتیجے نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں اور عرب کو اس بات پر آمادہ کیا جا رہا ہے کہ وہ خون ریزی کریں۔ ابوطالب نے پوچھا آخر بات کیا ہے اس نے کہا محمدؐ نے فلاں شخص پر جادو کرکے اس سے مال لے لیا ہے۔ ابوطالب نے کہا ٹھہرو میں محمدؐ سے پوچھتا ہوں۔ حضرت سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا وہ اونٹوں کو پکاریں اگر جواب دے دیں تو ان کے اور اگر مجھے جواب دیدیں تو میرے کل صبح ان کا امتحان ہوجائے۔ ابوجہل وہاں سے کعبہ میں آیا اور ہبل کو سجدہ کیا پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا اگر اونٹ مجھ سے بولیں اور میں شماتتِ محمدؐ سے بچ جاؤں درانحالیکہ میں چالیس سال سے تیری عبادت کر رہا ہوں اور اب تک تجھ سے کوئی سوال نہیں کیا تو اس حاجت کے پورا ہونے پر میں تیرے لیے سفید موتیوں کا قبہ بنوا دوں گا اور سونے کے کنگن ہاتھوں میں اور چاندی کی جوتیاں پیروں میں پہناؤں گا اور جواہرات کا تاج سر پر رکھوں گا الغرض صبح کو جب آیا اور اونٹوں کو پکارا تو کسی نے جواب نہ دیا مگر جب حضرت نے پکارا تو ہر ناقہ نے سات بار آپ کی نبوت کی گواہی دی۔

لیلیٰ سیابہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں آنحضرتؐ کے ساتھ آپ کو رفع حاجت کی ضرورت ہوئی۔ آپ نے دو درختوں کو مل جانے کا حکم دیا وہ مل گئے بعد القضائے حاجت علیحدہ ہونے کا حکم دیا وہ علیحدہ ہوگئے۔

غزوہ طائف میں حضرت ایک راستے سے گزرے جس میں کیلے اور بیری کے درخت بہت زیادہ تھے پس بیری کا ایک درخت بیچ میں سے شگافتہ ہوگیا اور گزر گئے اس کا نام سدرۃ النبی ہوگیا۔

ایک مچھلی پکڑی ہوئی آئی جس کے ایک طرف لکھا تھا لا إلٰہ إلا اللہ دوسری طرف محمد رسول اللہ

جب بلال اذان میں أشہد أن محمداً رسول اللہ کہتے تو ایک منافق کہتا خدا اس جھوٹے کو ہلاک کرے یعنی آنحضرتؐ

کو ایک رات وہ چراغ جلانے اٹھا اس کی انگلی میں آگ لگی ہر چند بجھانا چاہا نہ بجھی بلکہ اوسا و پر کو بڑھی یہاں تک کہ اس کا سارا بدن جل گیا

ایک مدیون حضرت کے پاس آیا در آنحالیکہ قرض خواہ اس کے ساتھ تھے اور اپنا قرضہ مانگ رہے تھے حضرت نے فرمایا جو کچھ خرمے تیرے پاس ہیں وہ لے آ وہ لے آیا۔ حضرت نے اس کو مس کر کے فرمایا اب ہر قرضخواہ کو دے سب کا قرضہ چک گیا اور وہ بدستور باقی رہے۔ آنحضرتؐ ایک سوکھے درخت پر سہارا دے کر بیٹھے وہ ہرا بھرا ہو گیا اور پھل لے آیا۔

جحفہ میں آنحضرتؐ ایک ایسے درخت کے نیچے بیٹھے جس کا سایہ کم تھا۔ اصحاب پر دھوپ تھی خدا نے اس درخت کو بڑا کر دیا اور اس کے سایہ کو پھیلا دیا اسی کے متعلق یہ آیت ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا (سورہ الفرقان ۲۵/۴۵)

ایک اعرابی نے کہا میں اور میرا بھائی اس پہاڑ کے پیچھے لکڑیاں چن رہے تھے ناگاہ دو گروہوں کو ہم نے بر سر پیکار دیکھا میں نے اپنے بھائی سے کہا دیکھیں کس کو غلبہ ہوتا ہے خدا نے ہماری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے ہم نے کچھ سواروں کو دیکھا جو آسمان سے زمین پر آ رہے تھے اور ان کے ہاتھوں میں جھنڈے تھے جو مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے تھے یہ دیکھ کر میرے بھائی کا پتہ پھٹ گیا۔ اور وہ مر گیا لیکن میں سلامت رہا اور آپ کے پاس آیا ہوں کہ اسلام قبول کر دوں۔

حجۃ الوداع میں ایک شخص ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے ایک بچہ کو لایا آپ نے اس پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا بتا میں کون ہوں اس نے کہا آپ محمد اللہ کے رسولؐ ہیں فرمایا اسے مبارک تو نے سچ کہا پس اس کا نام مبارک ہو گیا۔

یوم فتح مکہ عامر بن کریز جس کی عمر پانچ چھ سال کی تھی اپنے باپ عبداللہ بن عامر کے ساتھ آنحضرتؐ کے پاس آیا حضرت نے اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا جسے اس نے بڑے شوق سے چوسا۔ حضرت نے کہا یہ پیاسوں کو پانی پلانے والا ہوگا پس زمین کو وہ طے کرتا تھا وہاں پانی ظاہر ہو جاتا تھا اور اس کی سقائی مشہور ہے۔

ابن عباس اور ضحاک نے آیہ وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا (سورہ الفرقان ۲۵/۲۷) کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ عتبہ ابن ابی معیط اور ابی بن خلف کے بارے میں ہے۔ یہ دونوں آپس میں دوست تھے عتبہ جب سفر سے آیا تو اس نے اشراف کی ایک جماعت کو ولیمہ دیا جن میں آنحضرتؐ بھی شامل تھے آپ نے فرمایا جب تک تو۔ لا إله إلا الله اور محمد رسول الله نہ کہے گا تیرا کھانا نہ کھاؤں گا۔ اس نے کہہ دیا آپ نے اس کا کھانا کھا لیا جب ابی کے پاس آیا تو اس نے ملامت کی اور کہا میں اس وقت تجھ سے راضی ہوں گا جب کہ تو محمدؐ کی تکذیب کرے وہ یہ سن کر حضورؐ کے پاس آیا اور پھر حضرت کے منہ پر تھوکا وہ تھوک اڑ کر اسی کے منہ پر آیا اور اس کے چہرے کو جلا دیا آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک میں مکہ میں ہوں یہ زندہ رہے گا۔ اور جب میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو یہ اپنی تلوار سے قتل کیا جائے گا چنانچہ روز بدر عتبہ بھی قتل ہوا اور حضرت کے ہاتھ سے ابی بھی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت نے مسح کے لیے اپنے موزے اتارے ایک عقاب ان کو اٹھا لے گیا اور ہوا میں ان کو گردش

پہنچا تو حضرت کا انتقال ہو چکا تھا لوگوں سے اس نے پوچھا ان کا خلیفہ کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر۔ ابو ضمضام مسجد میں آیا اور کہا اے خلیفہ حضرت رسولؐ خدا نے مجھ سے اسیّ اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا انہوں نے کہا اے عرب تو احمقوں کی سی باتیں کر رہا ہے رسولؐ اللہ نے اپنے ترکہ میں سوائے خچر جس کا نام دلدل ہے اور ایک گدھے کے جس کا نام یعفور ہے اور ایک تلوار کہ جس کا نام ذوالفقار ہے اور ایک زرہ کے اور چھوڑا ہی کیا ہے یہ سب چیزیں علیؑ نے لیں رہا فدک تو وہ میں نے بحق مسلمین ضبط کر لیا ہے ہمارے نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ یہ سن کر حضرت سلمان چیخ اٹھے اور بزبان فارسی فرمایا کردي و نكردي وحق از امير المؤمنين ببردي ۔ اس کے بعد سلمان ابو ضمضام کو لے کر حضرت علیؑ کی خدمت میں آئے۔ دق الباب کیا۔ حضرت نے فرمایا اے سلمان تم بھی آؤ اور ابو ضمضام بھی آئے اس نے کہا یہ عجیب بات ہے ان کو میرا نام کیسے معلوم ہوا۔ سلمان نے امیر المومنینؑ کے فضائل اسے سنائے۔ جب داخل ہوئے تو اس نے کہا رسولؐ اللہ نے مجھ سے اتنے اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کوئی ثبوت ہے اس نے وہ تحریر نکال کر دکھائی۔ آپ نے سلمان سے فرمایا لوگوں میں ندا کر دو جو دینِ رسولؐ کی عظمت دیکھنا چاہتا ہے وہ کل مدینہ سے باہر نکلے۔ صبح ہوتے ہی جوق در جوق لوگ نکل پڑے۔ حضرت نے اپنے فرزند امام حسنؑ کو کچھ خفیہ طور سے بتایا اور ابو ضمضام سے کہا تم میرے فرزند حسن کے ساتھ ریت کے تودوں کی طرف جاؤ۔ امام حسنؑ نے وہاں جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور ایسے کلمات میں زمین سے خطاب کیا جس کو کوئی نہ سمجھا پھر رسول کے عصا سے آپ نے ٹیلے پر ضرب لگائی وہ تودہ پھٹا جس کے اندر سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس میں قلم نور سے دو سطریں لکھی تھیں۔ پہلی میں تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دوسری میں تھا لا إله إلا الله محمد رسول الله اس کے بعد عصا امام نے ایک پتھر پر مارا وہاں سے ایک ناقہ کی نکیل نکلی۔ آپ نے ابو ضمضام سے فرمایا پکڑو اس کو بس وہاں سے اسیّ ناقے ویسے ہی نکلے جیسے رسولؐ اللہ نے تحریر فرمائے تھے وہ پھر حضرت علیؑ کے پاس آیا آپ نے وہ تحریر اس سے لے کر چاک کر دی اور فرمایا میرے بھائی اور میرے ابن عم رسولؐ اللہ نے ایسا ہی فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے ان ناقوں کو اس پہاڑ میں ناقہ صالح سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا تھا۔ منافقوں نے کہا یہ سحر ہے۔

مریضوں اور مُردوں سے تعلقات

حضرت رسولؐ خدا بیمار ہوئے علیؑ مسجد میں داخل ہوئے ایک جماعت انصار وہاں تھی آپ نے ان سے کہا کیا تم رسولؐ کے پاس جانا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا ضرور حضرت نے ان کے لیے اذن حاصل کیا اور وہ سب اندر آئے آپ حضرت رسولؐ خدا کے سر کے پاس بیٹھے۔ حضرت نے لحاف سے اپنا ہاتھ نکالا بخار کی شدت تھی۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ام ملال رسولؐ اللہ سے دور

سے روایت کی ہے کہ جب علی علیہ السلام عمرو سے لڑنے کے لیے نکلے تو حضرت رسول خدا نے فرمایا علیؑ کی جنگ عمرو بن عبدود کے ساتھ افضل ہے میری اُمت کے عمل سے روز قیامت تک۔

ابو بکر ابن عباش نے کہا جو ضرب علیؑ کی عمرو کے سر پر پڑی وہ اسلام میں سب سے زیادہ تھی اور جو ضرب عمرو کی علیؑ کے سر پر پڑی وہ سب سے زیادہ منحوس تھی کیونکہ ابن ملجم کی ضرب اسی جگہ پڑی تھی۔

غزوۂ ذات السلاسل

سلاسل ایک چشمہ کا نام ہے، ابوالقاسم بن شبلی اوکیل اور ابوالفتح حفار نے اپنی اسناد کے ساتھ امام جعفر صادق سے اور مقاتل وزجاج ووکیع وثوری وسدی وابوصالح وابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس غزوے کے لیے حضرت رسولخدا نے سات سو مجاہدوں کے ساتھ حضرت ابوبکر کو بھیجا جب اس وادی میں پہنچے تو وہ لوگ مقابلے کے لیے نکلے اور بہت سے مسلمانوں کو قتل کر کے مسلمانوں کو شکست دی۔ جب یہ لوگ واپس آئے تو حضرت صلعم نے حضرت عمر کی سرکردگی میں لشکر بھیجا وہ بھی ناکام واپس آئے پھر عمرو عاص نے کہا یا رسول اللہ میں جانتا ہوں لڑائی کا نام دھوکا ہے میں کسی چال سے ان کو شکست دیدوں گا یہ بھی گئے اور اپنی عیاری کی زنبیل خالی کر کے واپس آگئے ایک روایت میں ہے کہ خالد کو بھیجا جب وہ بھی ہارے مارے لوٹ آئے تو پھر حضرت علیؑ کو بلایا اور کرار غیر فرار کو حصول فتح کے لیے روانہ کیا اور مسجد احزاب تک آپ ان کے ساتھ گئے، مسلمان راہ کی دوری اور منزلوں کی سختی سے جی چھوڑ بیٹھے تھے رات میں چلتے تھے اور دن میں کسی جگہ چھپ رہتے۔ حضرت علیؑ جس طرح بنان کو لیے ہی چلے گئے یہاں تک کہ اس وادی کے کنارے پر پہنچے آپ نے حکم دیا کہ گھوڑوں سے اترو اور فلاں مقام پر جا بیٹھو اور آپ ان سے الگ ایک طرف چلے گئے اور بروایتے عمر نے کہا اس لڑکے نے ہمیں مروایا اس وادی میں بکثرت سانپ اور زہریلے کیڑے اور درندے ہیں درندے ہم کو اور ہمارے چوپاؤں کو کھا جائیں گے سانپ ہم کو اور چوپاؤں کو ڈسیں گے اور دشمن کو جب ہماری خبر ملے گی تو آئے گا اور ہمیں قتل کر دے گا۔ اس بارے میں علیؑ سے بات کرو اور اس وادی سے گزر جاؤ پس پہلے ابوبکرؓ نے اس بارے میں کلام کیا آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر عمرؓ نے بات چیت کی آپ نے جواب نہ دیا تب عمرو عاص نے کہا ہم اپنی جانیں ضائع کرنی نہیں چاہتے چلو اور اس وادی کو پار کر جاؤ لیکن مسلمانوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

اور روایات اہل بیت میں ہے کہ ان کا بوجھ اُٹھانے سے انکار کر دیا الغرض صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا خدا تم میں برکت عطا فرمائے اور آپ پہاڑ پر چڑھے جب نیچے اُترے اور اس قوم کے مقابل آئے تو فرمایا اپنے گھوڑوں کو چھوڑ دو۔ جب گھوڑوں نے گھوڑیوں کی بو سونگھی تو ہنہنائے اس قوم نے جب گھوڑوں کی آواز سنی تو بھاگ کھڑے ہوئے۔

بروایت مقاتل وزجاج حضرت علیؑ نے ان سے فرمایا میں رسولؐ اللہ کا پیامبر ہوں تم سے کہتا ہوں لا إلٰہ إلا اللہ

محمد رسول اللہ کہو ورنہ میں تلوار سے تمہاری گردنیں اڑا دوں گا انہوں نے کہا آپ بھی چپ چاپ ایسے چلے جائیے جیسے آپ سے پہلے تین اور چلے گئے۔ حضرت نے فرمایا میں بے نیل و مرام جانے والا نہیں میں علی بن ابی طالب ہوں یہ سن کر وہ پریشان ہوئے اور ان میں سے سات سردار جنگجو حضرت علیؑ کے پاس آئے اور صلح کے جویا ہوئے فرمایا سنو دو میں سے ایک بات کرنا ہوگی یا اسلام یا جنگ انہوں نے جنگ کو پسند کیا اور ایک ایک مقابلے کو آنے لگا۔ سب سے زیادہ طاقتور سعد ابن مالک عجلی آخر میں آیا۔ یہ صاحبِ قلعہ تھا امیرالمومنینؑ نے باری باری ان سب کو قتل کر کے اس قوم کو شکست دی بعض قلعہ میں جا چھپے بعض طالب امن ہوئے اور بعض مسلمان ہو گئے اور اپنے خزانوں کی کنجیاں حضرت علیؑ کے سپرد کر دیں۔

ام سلمہ فرماتی ہیں حضرت قیلولہ کی نیم خوابی سے یکایک چونکے میں نے کہا خیر تو ہے فرمایا جبریل نے مجھے فتح کی خبر دی ہے اور یہ سورت نازل ہوئی۔ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا (سورہ العٰدیٰت ۱۰۰/۱)

آنحضرتؐ نے یہ خوش خبری اپنے اصحاب کو سنائی اور حکم دیا کہ حضرت علیؑ کے استقبال کو جائیں اور حضورؐ خود سب سے آگے آگے جا رہے تھے۔ جب حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ کو دیکھا تو گھوڑے سے اتر پڑے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اللہ اور اس کا رسول تم سے راضی ہیں۔ یہ سن کر حضرت علیؑ خوشی سے رو پڑے رسولؐ خدا نے فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تمہارے بارے میں میری امت کے کچھ لوگ وہی کہنے لگیں گے جو نصاریٰ عیسیٰ کے بارے میں کہتے ہیں تو میں تمہارے متعلق کچھ کہتا۔

غزوہ حنین

وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (سورہ التوبہ ۲۶/۹) یہاں مومنین سے مراد ہیں حضرت علیؑ اور آٹھ دیگر بنی ہاشم۔

ابن قتیبہ نے المعارف میں اور ثعلبی نے الکشف میں لکھا ہے کہ یوم حنین آنحضرت کے ساتھ جو لوگ ثابت قدم رہے۔ علیؑ، عباس فضل ابن عباس، ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور نوفل اور ربیعہ ابوسفیان بن الحارث کے بھائی۔ عبداللہ بن زبیر اور عتبہ و معتب پسران ابولہب ایمن غلام رسول۔ عباس داہنی طرف تھے اور فضل بائیں طرف اور ابوسفیان آپ کی زین کا کنارہ پکڑے ہوئے تھے باقی آپ کے گرد تھے حضرت علی علیہ السلام آگے آگے تلوار لے کر چل رہے تھے انصار خاص کر اس معرکہ میں میدان چھوڑ بھاگے۔ ابوجرول نے گھات سے نکل کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ حضرت علیؑ کا اونٹ سرخ منہ والا تھا اور آپ کے ہاتھ میں سیاہ علم تھا جو سامنے آتا تھا آپ اس کو قتل کر دیتے تھے۔

پہنایا جائے گا پھر مجھے بلا کر لباس پہنائیں گے پھر تمہیں بلا کر پہنائیں گے۔

جبرئیل نے خبر دی رسولؐ اللہ کو تم منبر پر خطبہ میں کہو گے کہ روز قیامت لواء الحمد کے حامل علیؑ ہوں گے یہ سن کر لوگ تمہارے پاس سے اٹھ کھڑے ہوں اور از راہ استہزاء آپس میں کہیں گے ابھی ابھی رسولؐ اللہ نے کیا کہا گویا انہوں نے سنا ہی نہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب پر مہر لگی ہوئی ہے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ سے آیہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (سورہ الفتح ۲۹/۴۸) کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ روز قیامت نور کا ایک جھنڈا بنایا جائے گا اور ایک منادی ندا دے گا سید المومنین اور بعد بعثت اس کے ساتھ ایمان لانے والے کھڑے ہو جائیں گے پس لواء ابیض نورانی ان کو جائے گا ان کے نیچے تمام مہاجرین و انصار جو سابقین اوّلین میں ہوں گے جمع ہوں گے ان کا غرنہ ہوگا پھر وہ منبر نور پر بیٹھیں گے۔

کتاب المنتہی فی الکمال میں ابن طبا طبا نے لکھا ہے کہ آدم اور ان کے پاس رہنے والے روز قیامت میرے لوا کے نیچے ہوں گے جب خدا بندوں کے درمیان حکم کرے گا تو امیر المومنین لوا کو اٹھائیں گے اور وہ جنّت کے ناقوں میں سے ایک ناقہ پر سوار ہوں گے۔ ایک منادی ندا کرے گا لا إلٰه إلا الله محمد رسول الله اور لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے یہاں تک کہ وہ جنّت میں داخل ہوں۔

جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ کسی نے پوچھا یا رسولؐ اللہ روز قیامت آپ کا لواء کون اٹھائے گا فرمایا وہی جو دنیا میں اس کو اٹھایا کرتا تھا یعنی علی ابن ابو طالبؑ۔

اربعین میں خطیب نے الفضائل میں احمد نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا روز قیامت آدم اور ان کی تمام اولاد میرے رایت کے سایہ میں ہو گی جس کا طول ایک ہزار سال کی راہ ہو گی اس کی سنان یاقوت سرخ کی ہو گی اور لکڑی براق چاندی کی ہو گی اور اس کا نیچے حصہ سبز موتی کا ہو گا اس کی تین ڈوریاں ہوں گی ایک مشرق کی طرف ایک مغرب کی طرف اور تیسری وسط دنیا میں ان پر تین سطریں لکھی ہوں گی۔ پہلی بسم الله الرحمن الرحيم دوسری الحمد لله رب العالمين تیسری لا إلٰه إلا الله محمد رسول الله اور ہر سطر کا طول ایک ہزار سال کی راہ ہو گا اور عرض بھی ایک ہزار سال کی راہ کا اور علی میرے لواء کے حامل ہوں گے حسنؑ ان کے داہنی طرف ہوں گے اور حسینؑ بائیں طرف وہ کھڑے ہوں گے میرے اور ابراہیم کے درمیان ظل عرش میں ان کو جنت کا حلہ سبز پہنایا جائے گا پھر ایک منادی تحت عرش ندا دے گا کیا اچھے ہیں تمہارے باپ ابراہیم اور اے رسول کیا اچھے ہیں تمہارے بھائی علیؑ۔

روایت کی ہے ابو الرضی الحسنی راوندی نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو جبرئیل میرے پاس آئیں گے اور ان کے ساتھ لواء حمد ہو گا اور اس کے ستر پھریرے ہوں گے ہر شقہ آفتاب و ماہتاب سے بڑا ہو گا اور میں رضوان کی

موتی کا ہوگا پس تمہارا کیا گمان ہے دو غلیلوں کے حبیب کے متعلق۔

ابوالحسن دارقطنی ابونعیم اصفہانی نے صحیح اور حلیہ میں انس سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا روز قیامت میرے لیے ایک منبر نصب ہوگا جس کا طول تیس میل ہوگا پھر بطنان عرش سے ایک منادی ندا دے گا کہاں ہیں محمد میں جواب دوں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا اس منبر پر چڑھو میں اس کی اوپر کی سیڑھی پر ہوں گا۔ پھر ندا آئے گی کہاں ہیں علی ابن ابی طالب وہ میرے قریب والی سیڑھی پر ہوں گے اس وقت لوگ جانیں گے کہ محمد سید المرسلین ہیں اور علیؑ سید الوصیین ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا کون ہے جو اس کے بعد علیؑ سے بغض رکھے گا حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا قریش میں سے اس سے بغض نہ رکھے گا مگر دیوث اور انصار میں سے بغض نہ رکھے گا مگر یہودی اور عرب میں سے بغض نہ رکھے گا مگر زنا زادہ اور باقی لوگوں میں بغض نہ رکھے گا مگر شقی اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ یہ بھی فرمایا عورتوں میں بغض نہ رکھے گی مگر زانیہ۔

عبداللہ بن حکیم بن جبیر نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے کہا کیا ہم جنت میں بھی آپ کو اسی طرح دیکھیں گے جیسے اب دیکھتے ہیں فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور وہ وہ ہوتا ہے جو اس کی امت میں سب سے پہلے اس پر ایمان لائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (سورہ النساء ۴/۷۰)

کسی نے پوچھا یا رسولؐ اللہ آپ کے اور علیؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا فرمایا جتنا انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کے درمیان بلکہ اس سے بھی کم میں ایک تخت پر ہوں گا جو نور عرش سے ہوگا اور علیؑ کرسی پر ہوں گے جو نور کرسی سے ہوگی کوئی نہ جان سکے گا کہ ہم میں خدا سے زیادہ قریب ہے کون۔

امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا قیامت میں ہمارے سوا کوئی دوسرا سوار ہی نہ ہوگا میں دابتہ اللہ براق پر سوار ہوں گا میرے بھائی صالح ناقتہ اللہ پر۔ میرے چچا حمزہ میرے ناقہ غضبا پر میرے بھائی علی بن ابی طالب جنت کے ناقوں میں ایک ناقہ پر ان کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا۔ عرش کے سامنے وہ ندا کریں گے لا إله إلا الله محمد رسول الله لوگ کہیں گے نہیں ہے یہ مگر کوئی ملک مقرب مجھ سے پوچھیں گے یہ کوئی رسول ہے یا حامل عرش الٰہی ہے۔ بطنان عرش سے ایک فرشتہ ندا دے گا یہ نہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہیں۔ اس کو خطیب نے اپنی تاریخ میں ابوہریرہ سے اور ابوجعفر طوسی نے اپنی امالی میں اپنی اسناد کے ساتھ ہارون رشید سے اس نے مہدی سے اس نے منصور سے اس نے محمد بن علی سے اس نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا (سورہ الدہر ۶ و ۵/۷۶) اور قولہ تعالیٰ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ (سورہ الدہر ۱۵/۷۶) کی تفسیر میں حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ علیؑ سب سے پہلے سلسبیل و زنجبیل سے پئیں گے اور علیؑ اور ان کے شیعوں کے لیے